اُردو (لازمی) دوسرا گروپ (1st A 323) انٹرمیڈیٹ پارٹ-I، کلاس 11th پرچہ: I

وقت: 2:40 گھنٹے انشائی مارکس: 80

حصہ اول

2 - (الف) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔ نظم کا عنوان اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔ (8+1+1 = 10)

کل ایک مُفکّر مجھے کہتا تھا سرِ راہ ...... شاید تری مِلّت کا ہے مِٹنے کا ارادہ
میں نے یہ کہا اُس سے کوئی وجہ بھی ہو گی؟ ...... بولا کہ تری قوم میں شاعر ہیں زیادہ

(ب) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔ (3 x 3+1 = 10)

پھرے راہ سے وہ یہاں آتے آتے ...... اجل مر رہی تُو کہاں آتے آتے
نہ جانا کہ دنیا سے جاتا ہے کوئی ...... بہت دیر کی مہرباں آتے آتے
سنانے کے قابل جو تھی بات ان کو ...... وہی رہ گئی درمیاں آتے آتے

حصہ دوم

3 - درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح بحوالہ سیاق و سباق کیجیے۔ سبق کا عنوان اور مصنف کا نام بھی لکھیے۔ (10+3+1+1= 15)

(الف) یہ شخص اپنے فرائض کے سوا جن کو وہ اپنے اوپر لازم سمجھتا تھا، درحقیقت کسی چیز سے تعلق نہ رکھتا تھا۔ باوجود وہ قطعی مایوسی کے جو اس کو مسلمانوں کی طرف سے تھی اور جس کو وہ اکثر پرائیویٹ صحبتوں میں نہایت افسوس کے ساتھ ظاہر کرتا تھا اس کی کوششیں آخر دم تک برابر جاری رہیں۔ یہ اسی کی ہمت اور اسی کا حوصلہ تھا جو اس کی ذات پر ختم ہو گیا۔

(ب) کپڑے تو میں نے بدل رکھے تھے البتہ میں اپنے تیور بدلنے کی کوشش کرنے لگا۔ پھر اچانک خیال آیا کہ کتنا چھوٹا آدمی ہوں دو پیسے یا دو روپے یا چلو دو لاکھ کی بھی بات نہیں۔ دو آنکھوں کی بات ہے اور میں جھوٹ بولے جا رہا ہوں۔ مجھے فیکے کے سامنے اعتراف کر لینا چاہیے کہ میں تمھارے لیے کچھ نہیں کر سکا۔ پھر میں نے وہ فقرے سوچ جو مجھے فیکے کے سامنے اس انداز سے ادا کرنے تھے کہ اسے سچی بات بھی معلوم ہو جائے اور اسے دکھ بھی نہ ہو۔

(ورق اُلٹیے)

4 - درج ذیل میں سے کسی ایک نصابی سبق کا خلاصہ لکھیے اور مصنف کا نام بھی تحریر کیجیے۔ (9+1=10)

(i) اوور کوٹ (ii) لاہور کا جغرافیہ

5 - نظیر اکبر آبادی کی نظم "تسلیم و رضا" کا خلاصہ تحریر کیجیے۔ (5)

6 - گاہک اور دکاندار کے مابین مہنگائی کے موضوع پر مکالمہ لکھیے۔ (10)

یا

کالج میں منعقدہ جلسۂ تقسیم انعامات کی رُوداد تحریر کیجیے۔

7 - ایک موٹر سائیکل کے فروخت کی رسید لکھیے۔ (10)

8 - درج ذیل عبارت کی تلخیص کیجیے اور مناسب عنوان بھی تحریر کیجیے۔ (8+2 =10)

اللہ تعالیٰ کی شانِ ستاریت انسان کو رسوائیوں سے بچا لے جاتی ہے۔ وہ اس دنیا ہی میں نہیں بلکہ آخرت میں بھی شفقت اور پردہ داری سے کام لے گا لیکن جس کا پردہ خود اپنے ہاتھوں چاک ہو جاتا ہے اور زبانوں پر اس کے معائب کا چرچا ہونے لگتا ہے تو دوسرے لوگ اس پر زبانِ طعن کھولتے اور اسے موردِ الزام ٹھہراتے ہیں جس کے نتیجہ میں اس کے دل میں نفرت بھر جاتی ہے اور وہ جوشِ ضد، نفرت اور ہٹ دھرمی میں مزید رسوائی کی پرواہ کیے بغیر گناہوں میں جری و بے باک ہو جاتا ہے اور اعلانیہ گناہوں کا مرتکب ہونے لگتا ہے۔ دنیا نہیں بلکہ انسان خود اپنے آپ کو رسوا کرتا ہے۔